69965 ـ والد كی بات مانتے ہوئے دوكان پر داڑھی مونڈنا

سوال

میں بابر شاپ پر كام كرتا ہوں، اور یہ میرے والد كی ملكیت ہے، میرا ایك دینی بھائی ہے جو میری ہدایت كا باعث بنا، اور میرے ساتھ دوكان پر كام كرتا ہے، اور اب وہ شادی شدہ بھی ہے اور گاہكوں كی داڑھی مونڈنے سے انكار كر دیتا ہے، كیونكہ اس كی رائے میں یہ شرعا حرام ہے، اور داڑھی مونڈ كر حاصل ہونے والا مال بھی حرام ہے، میں غیر شادی شدہ ہوں اور اپنے والد كے ساتھ رہتا ہوں، پہلے میں بھی گاہكوں كی داڑھی مونڈنے سے انكار كرتا رہا ہوں، لیكن والد صاحب نے مجھ پر دباؤ ڈالا اور دوكان بند كر دی، میرے پاس كوئی اور كام نہیں ہے، میرا بھائی مصر ہے كہ میں داڑھی كی شیو نہ كیا كروں، اور میرے والد صاحب كے دباؤ كی اسے كوئی مشكل نہیں كیونكہ وہ اپنے علیحدہ گھر میں رہتا ہے، اور میں شادی كی تیاری وغیرہ میں مصروف ہوں اور قسطیں ادا كرنا ہوتی ہیں، میں نے مجبورا شیو كرنا شروع كر دی تا كہ والد دوكان كھول دے، اب مجھے كیا كرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (1190) اور (8196) كے جوابات میں داڑھی مونڈنے كی حرمت، اور داڑھی مونڈنے كی معاونت كرنے كی حرمت بیان كی جا چكی ہے، چاہے وہ معاونت شیو كرنے كی دوكان كھول ہو یا اس كے بغیر.

اور پھر والدین كی اطاعت و فرمانبرداری اور ان سے صلہ رحمی كرنا واجب ہے، لیكن جب اللہ تعالی كی نافرمانی ہو تو پھر مخلوق كی اطاعت نہیں ہو سكتی، جیسا كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" اللہ كی معصیت و نافرمانی میں كوئی اطاعت نہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6830) صحیح مسلم حدیث نمبر (1840).

اس بنا پر داڑھی كی شیوكرنے كے لیے دوكان كھولنی جائز نہیں، آپ كے لیے ممكن ہے كہ آپ صرف سر كے بال مونڈیں یا چھوٹے كریں، اور مونچھیں كاٹیں، لیكن لوگوں كی داڑھی كو ہاتھ بھی نہ لگائیں، تو اس طرح دونوں كام ہو سكتے ہیں آپ دوكان بھی كھول لیں گے اور حرام كام سے اجتناب بھی ہو جائیگا.

اور آپ كے والد كو یہ جان لینا چاہیے كہ حصول رزق شریعت كے مطابق ہونا چاہیے، اور سبحانہ وتعالی حلال مال میں بركت عطا كرتا ہے چاہے وہ تھوڑا ہی ہو، اور حرام مال چاہے جتنا بھی زیادہ ہو اس میں بركت نہیں ہوتی بلكہ

وہ ختم ہو جاتا ہے، اور پھر آپ شرعی طور پر اس معصیت و نافرمانی کے ارتکاب کے لیے مجبور نہیں، اور جس معاملہ میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو اس میں آپ پر اپنے والد کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا جائز اور ضروری نہیں ہے.

تو آپ اللہ سبحانہ وتعالی سے مدد و نصرت مانگیں اور اپنے والد کی بات کو تسلیم نہ کریں، بلکہ آپ کوئی اور حلال کام تلاش کر لیں، یا پھر اپنی اس دوکان پر ہی رہیں، لیکن داڑھی کی شیو نہ کریں، ان شاء اللہ اللہ تعالی آپ کے لیے نکلنے کی کوئی راہ بنا دیگا، اور آپ کو روزی بھی وہاں سے دےگا جہاں سے آپ کو وہم و گمان بھی نہیں ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی پر بھروسہ اور توکل کرتا ہے اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کرنے والا ہے، اللہ تعالی نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 ـ 3).

اور آپ خیر القرون جو کہ صحابہ کرام کا دور تھا ان کے افعال کی پیروی کریں، کیونکہ وہ اپنی دنیا کو اپنے دین پر مقدم نہیں کرتے تھے، اور نہ ہی دنیاوی نفع کو اخروی فائدہ پر ترجیح دیتے تھے، اس لیے کہ وہ وحی کی سماعت کرتے کہ وہ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مخالفت سے منع کرتی تو وہ اسے ترک کرنے میں جلدی کرتے، اور وہ اپنے نفسوں کے لیے ایك ثقیل حکم بھی سنتے تو وہ اس پر عمل پیرا کرنے میں جلدی کیا کرتے تھے، اور پھر مدینہ کے لوگ تو کاشت کار تھے، اور ان کے کچھ معاہدہ جات میں انہیں فائدہ تھا لیکن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اس میں سے کچھ کی ممانعت آئی تو ان میں سے ایك کہنے لگا:

" ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کام سے روکا جس میں ہمارا فائدہ تھا، لیکن ہمارے لیے اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری زیادہ فائدہ مند ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2214) صحیح مسلم حدیث نمبر (1548).

اور جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے شراب نوشی سے اجتناب کرنے میں تردد اور پس و پیش سے کام نہیں لیا، حالانکہ گلاس ان کے ہاتھ میں تھا، لیکن جیسے ہی حرمت کا حکم سنا تو انہوں نے شراب کے مٹکے توڑنے میں ذرا برابر بھی تاخیر نہ کی.

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میں ابو طلحہ انصاری اور ابو عبیدہ جراح، اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہم کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا، تو ایك آنے والا شخص آیا اور کہنے لگا، بلا شبہ شراب حرام کر دی گئی ہے، تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے:

انس رضی اللہ تعالی عنہ اٹھو اور اس مٹکے کو توڑ دو، انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں: میں نے اس برتن کے نیچے پیندے میں ٹھوکر ماری اور توڑ دیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6826) صحیح مسلم حدیث نمبر (1980).

اس طرح بات اور حکم کو تسلیم کرنے میں یہ پاکباز لوگ بعد میں آنے والوں سے سبقت لے گئے، تو مسلمان شخص پر واجب ہے کہ وہ شریعت کے مخالف کام کو ترك کرنے میں تردد اور پس و پیش سے کام نہ لے، اور اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس کے ایمان کا تقاضہ بھی یہی ہے جسے اس نے اپنے لیے پسند کیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

کسی بھی مومن مرد اور مومن عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا وہ صریحا گمراہی میں جا پڑے گا
الاحزاب (36).

واللہ اعلم .